حکمتِ سیّد مودودیؒ

ہمارا مقصد، مسلک اور طریقِ کار

اخذ و اقتباس کردہ - محمد یوسف صاحب لائبریرین منصورہ لاہور

اب میں آپ سے جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی جس غرض کے لیے قائم ہوئی ہے۔ وہ ایک اور صرف ایک ہے، اور وہ یہ ہے کہ دُنیا میں اللہ کے دین کو پوری طرح سے، پوری زندگی میں نافذ کیا جائے۔ اس کے سوا اس جماعت کا اور کوئی مقصد اور نصب العین نہیں ہے۔ جو شخص بھی اس جماعت سے وابستہ ہے، خواہ وہ رُکن کی حیثیت سے وابستہ ہو، یا کارکن اور متفق کی حیثیت سے وابستہ ہو، اُسے یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ

جماعتِ اسلامی کا اصل مقصد دینِ حق کو مکمل طور پر خدا کی زمین پر غالب کرنا ہے۔ اگر ہم سیاسی کام بھی کرتے ہیں تو اقتدار حاصل کرنے، یا دوسری سیاسی اغراض کے لیے نہیں کرتے، بلکہ اس غرض کے لیے کرتے ہیں کہ ان رکاوٹوں کو دُور کیا جائے جو دینِ حق کے قیام میں مانع ہو رہی ہیں اور جمہوری ذرائع سے مُلک کے اندر اسلامی انقلاب برپا کرنے کا راستہ ہموار ہو سکے ——— جماعتِ اسلامی کا یہ موقف کیوں ہے اور اپنے اس موقف پر کیوں اصرار ہے کہ وہ جمہوری ذرائع ہی سے اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے اور وہ غیر جمہوری ذرائع کے استعمال کی کیوں مخالف ہے۔ اس کو میں چند الفاظ میں بیان کیے دیتا ہوں ——— خدا کی قسم ہے، اور میں قسم بہت کم کھایا کرتا ہوں کہ جماعتِ اسلامی

نے یہ جو مسلک اختیار کیا ہے کہ وہ کسی قسم کے تشدّد اور توڑ پھوڑ کے ذریعے سے، کسی قسم کی دہشت پسندانہ تحریک کے ذریعے سے اور کسی قسم کی خفیہ تحریک یا سازشوں کے ذریعے سے ملک میں انقلاب برپا نہیں کرنا چاہتی، بلکہ خالصتہً جمہوری ذرائع سے انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے، یہ مسلک قطعاً کسی کے خوف کی وجہ سے نہیں ہے۔ یہ ہرگز اس بنا پر نہیں ہے کہ ہم کبھی کسی ابتلاء کے وقت اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے یہ کہہ سکیں کہ ہم دہشت پسند نہیں ہیں، ہمارے اوپر تشدد یا قانون شکنی کا الزام نہ لگایا جائے۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پیشِ نظر اسلامی انقلاب ہے اور اسلامی انقلاب کسی خطۂ زمین میں اس وقت تک مضبوط جڑوں سے قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کے خیالات تبدیل نہ کر دیئے جائیں۔ جب تک لوگوں کے افکار اور ان کے اخلاق و عادات میں تبدیلی نہ لائی جائے اس وقت تک مضبوط بنیادوں پر کوئی انقلاب برپا نہیں ہو سکتا۔ اگر زبردستی کسی قسم کے تشدّد کے ذریعے سے، یا سازشوں اور خفیہ ہتھکنڈوں کے ذریعے سے کوئی انقلاب برپا کر دیا جائے تو اس کو کبھی دوام اور ثبات نصیب نہیں ہوتا اور بالآخر اسے کسی دوسرے انقلاب کے لیے جگہ خالی کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اگر دھوکے بازیوں اور جھوٹ اور افتراء کی مہم کے ساتھ انتخابات جیت کر، یا کسی اور طریقے سے حکومت پر قبضہ کر کے کوئی سیاسی انقلاب برپا کر دیا بھی جائے تو چاہے وہ کتنی دیر تک قائم رہے، لیکن جب وہ اکھڑتا ہے تو اس طرح اکھڑتا ہے جیسے اس کی کوئی جڑ ہی نہیں تھی۔

(اجتماع ارکان سے خطاب مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء۔ بحوالہ ہفت روزہ آئین ۷ اپریل ۱۹۶۲ء)